عوام کی آواز * سچ کے ساتھ

روزنامہ قوم کی آواز کراچی

VOICE OF NATION

https://www.facebook.com/dailyvoiceofnation

جلد:03	بدھ 18 ربیع الثانی 1443ھ 24 نومبر 2021ء	شمارہ 102

معروف آرٹسٹ سید اے عرفان کے فن پاروں کی نمائش

آرٹ سین گیلری میں اپنے سولو شو کیلئے عرفان کے فن پارے ہمیں 16ویں /17ویں صدیوں میں واپس لے جاتے ہیں۔

پینٹنگ کی نمائش میں اے ایس رند، مظہر علی، خسرو سبزواری، شان امروہی، ثمینہ ممتاز، خالد فرخ شہاب، تنویر فاروقی، جی این قاضی، نثار احمد اور شانزے نے شرکت کی۔

رپورٹ : نادیہ صدیقی

کراچی سید اے عرفان ایک فنکار ہیں جو اپنے فن کے ساتھ سچے ہیں۔ اس خود سکھائے جانے والے پریکٹیشنر نے اپنے گاوچ پینٹنگ کے سفر کا آغاز اپنی ہی پہل سے کیا، اور اس نے گزشتہ برسوں میں خالص لگن کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو نبھایا اور ترقی کی۔ اس کی دلچسپیاں اپنے آپ کو منظر کشی کی شکل میں ظاہر کرتی ہیں جو وقت اور جگہوں کو عبور کرتی ہیں۔ آرٹ سین گیلری میں اپنے سولو شو کے لیے عرفان کے ٹکڑے ہمیں 16ویں/ 17ویں صدیوں میں واپس لے جاتے ہیں، عظیم مغل سلطنت کے زمانے میں جس نے جنوبی ایشیا پر حکمرانی کی تھی (مغرب میں سندھ طاس کے بیرونی کنارے سے، شمالی افغانستان میں۔ شمال مغرب میں، اور شمال میں کشمیر، مشرق میں موجودہ آسام اور بنگلہ دیش کے پہاڑی علاقوں تک، اور جنوبی ہندوستان میں دکن کے سطح مرتفع کے اوپری علاقے)۔ اپنی تفریحات اور روایتی مغل چھوٹے ٹکڑوں کی دوبارہ تشکیل کے ساتھ، عرفان کے کام ماضی بعید کی ایک جھلک ہیں جب مغل حکمرانوں (ترک منگول نژاد) نے شمالی ہندوستان کے بیشتر حصوں پر حکومت کی تھی۔ عرفان کبھی کبھار مغل مائنی ایچر پینٹنگز میں پائی جانے والی روایتی کمپوزیشن سے آزاد ہونے کے لیے فنکارانہ لائسنس کا استعمال کرتے ہیں۔ پینٹنگ کی نمائش میں سمن خان، کامران، سکندر خان، فرحان، عفت ستار، نادیہ عمران سمیت دیگر افراد نے بھی بھرپور شرکت کی۔ یہ پینٹنگز اصل میں مغل شہنشاہوں نے اپنے شاہی ایوانوں میں ماہر فنکاروں کو ان

کے دور حکومت میں اہم واقعات کو ریکارڈ کرنے کے لیے بنائی تھیں، یا محض امر کرنے کے لیے

بنائی تھیں۔ مغل مائنی ایچر پینٹنگز کو یا تو کتابی عکاسی کے طور پر یا البم (مراقع) میں رکھا جانے والا واحد کام کے طور پر چھوٹے نقشوں تک محدود تھا۔ یہ انداز ابھر کر سامنے آیا اور اسے فارسی اور

عثمانی منی ایچر پینٹنگز سے ڈھالا اور تیار کیا گیا، یہ دونوں چینی پینٹنگ سے متاثر تھے۔ یہ اس وقت

کی سلطنتوں کے درمیان فنکارانہ تبادلے کا ایک دلچسپ راستہ تھا جو دہائیوں/صدیوں میں

ابھرا۔ عرفان کے ٹکڑے کبھی سادہ ہوتے ہیں تو کبھی تفصیل سے پیچیدہ۔ شوقین شائقین، پریکٹیشنرز یا منی ایچر پینٹنگز کے طالب علموں کے لیے، تصویری رنگ اور منظر کشی میں موڑ کے ساتھ فوری طور پر پہچانا جا سکتا ہے۔ ان کی تخلیقات میں متاثر کن، تفصیلی سرحدوں کے ساتھ ساتھ روشن اور مٹی کے بے شمار رنگوں (تیز چائے کے داغ) کو شامل کیا گیا ہے۔ مغرور گھوڑے، بپھرے ہوئے ہاتھی، عظیم الشان فالکن اور دیگر غیر ملکی پرندے اپنی زندگی کے

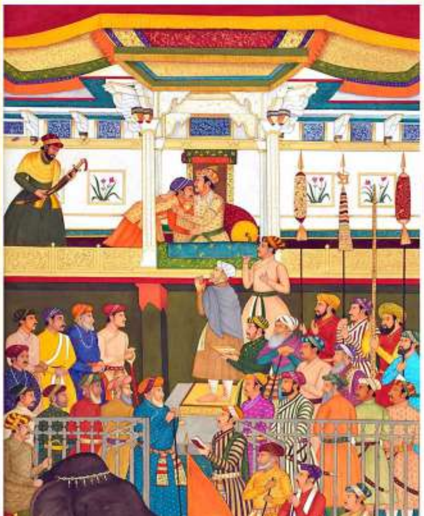

اہم لمحات سے گزرتے ہوئے کمپوزیشن کو مرتب دیتے ہیں۔ شہنشاہوں، ملکھوں/شہزادیوں اور ان کے شاگردوں کے بہتے ہوئے لباس کے ساتھ ساتھ آرائشی قالینوں، تختوں، ہاتھ سے پکڑے پنکھوں، مارکیزوں، جانوروں، زیورات، کٹلری اور لوازمات پر خوبصورت، تفصیلی نمونے اور نقش ابھرتے ہیں۔ نازک زیورات لوگوں اور جانوروں دونوں کو سجاتے ہوئے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ سیکولر، سوچنے والے مضامین کے ساتھ ساتھ لوگوں کے چھوٹے سے بڑے گروہوں کو مختلف قسم کے مواصلات اور عمل میں دیکھا جاتا ہے۔ سید اے عرفان کے کام میں تفصیل کی طرف توجہ شاندار ہے۔ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کے اس دور میں ان کی دلچسپی بھی بہت واضح ہے۔ اس کے پاس پچھلے کئی سالوں سے کام کا ایک ذخیرہ ہے جو تیار ہو رہا ہے، اور ناظرین کو ہر بار نئے سرپرائز کے ساتھ پیش کرتا ہے۔